السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دینی امور میں قرآن پاک کی تعلیم دینا امامت کرانا خطبہ دینا جلسوں میں تقریر کے لیے جانا وغیرہ پر اجرت لینا صحیح حدیث کے مطابق ہے یا غلط ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم وغیرہ تبلیغ دین کے لیے سنا کر اس پر اجرت لینا جائز نہیں، قرآن کریم فرماتا ہے :

قُل لَّآ أَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ أَجۡرًا (الشوریٰ:۲۳)

البتہ قرآن کریم سکھلانا یا اس کی اور علوم دینیہ کی تعلیم دینا اور تدریس کرنا اس پر اجرت لی جاسکتی ہے ۔

صحیح بخاری میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ایک آدمی جس کو سانپ نے ڈس لیا تھا اس پر سورہ فاتحہ سے دم کیا اور وہ اچھا ہوگیا پھر انہوں نے معاوضہ میں بکریاں لیں ۔ نبی کریم ﷺ نے اس معاوضہ کو بحال رکھا اس کو جائز قرار دیا اور مزید یہ فرمایا کہ قرآن پر جو تم لیتے ہو وہ زیادہ حق ہے ۔

بہر حال جملہ دلائل کو دیکھ کر یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ دین کی تبلیغ کرنی ہے یا قرآن سنا کر تبلیغ اسلام وشریعت کرنی ہے تو اس پر اجرت نہیں لینی چاہیے البتہ کسی کو قرآن پڑھ کر دم کرے یا معلم بن کر محنت کرے یا بچوں کو قرآن پڑھائے یا دینی علوم کی مدارس میں تعلیم دے تو یہ تبلیغ کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ محنت ہے جو وہ کرتا ہے ۔ لہذا اس پر معاوضہ درست ہے ، ان دونوں میں جو فرق ہے اس کو خوب غور وفکر کر کے سمجھ لینا چاہیے اسی طرح امامت وخطابت کا معاملہ ہے اگر کوئی مسکین وفقیر ہے اور وہ اپنا کام یا کوئی دھندھا ومشغلہ ترک کر کے خطابت وغیرہا کے فرائض انجام دیتا ہے تو اگر اس کو معاوضہ نہ دیا جائے گا تو وہ اپنی زندگی کی ضروریات کو کس طرح پورا کرے گا اگر ایک آدمی سب کچھ چھوڑ کر اسی کام میں لگ گیا ہے تو ان کو اس کا معاوضہ دینا چاہیے لیکن یہ دین کی تبلیغ کا صلہ نہیں بلکہ اس محنت کا صلہ ہے جو وہ اپنا سب کچھ ترک کر کے کر رہا ہے ورنہ اگر وہ یہاں متعین نہ ہوتا تو کوئی مشغلہ اختیار کر کے اپنے روزگار کا انتظام کرلیتا ۔ اسی طرح جلسوں وغیرہ میں جانے کا معاملہ ہے ۔ اگر جہاں جلسہ ہورہا ہے وہ کافی دور ہے اور وہاں پہنچنا کافی رقم صرف کیے بغیر آسان نہ ہو تو جو بلانے والے ہیں وہ ان کو اتنا خرچہ دیں جس سے وہ وہاں پہنچ جائے ۔

ہاں تبلیغ پر وہ ان سے کچھ رقم طے کر کے لے یہ جائز نہیں ۔ البتہ بلانے والے اپنی مرضی سے (بلا تقاضے کے) ان کو ہدیہ کچھ دے دیں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 480

محدث فتویٰ